جسمانی اور نفسیاتی مرض کی بنا پر خاوند کا بیوی کے حقوق میں کوتاہی برتنا

تقصير الزوج في حقوق زوجته بسبب مرضه البدني والنفسي

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

جسمانی اور نفسیاتی مرض کی بنا پر خاوند کا بیوی کے حقوق میں کوتاہی برتنا

تقریبا اڑھائی برس قبل میری شادی ہوئی ہے لیکن میرا خاوند تقریبا ہر تین یا پانچ ماہ میں ہی میرے قریب آتا ہے اور بیماری یا پھر جادو کا بہانہ بناتا ہے، یا پھر کبھی مالی حالت صحیح نہیں ہے، اور میرے ساتھ بالکل محبت و مودت نہیں کرتا، جب بھی میں نے بات کی اس کے پاس عذر اور بہانے تیار ہوتے ہیں.

یہ علم میں رہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس میں سے اسے کوئی بھی مشکل درپیش نہیں، حتی کہ میں نے اس کے گھر والوں کو بھی اس کے متعلق بتایا ہے، لیکن انہوں نے بھی اس سے کلام کی اور کوئی فائدہ نہیں ہوا، اب وہ مجھ پر حمل کے علاج کا دباؤ ڈالتا رہتا ہے.

تقریبا اڑھائی برس قبل میری شادی ہوئی ہے لیکن میرا خاوند تقریبا ہر تین یا پانچ ماہ میں ہی میرے قریب آتا ہے اور بیماری یا پھر جادو کا بہانہ بناتا ہے، یا پھر کبھی مالی حالت صحیح نہیں ہے، اور میرے ساتھ بالکل محبت و مودت نہیں کرتا، جب بھی میں نے بات کی اس کے پاس عذر اور بہانے تیار ہوتے ہیں.

یہ علم میں رہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے اس میں سے اسے کوئی بھی مشکل درپیش نہیں، حتی کہ میں نے اس کے گھر والوں کو بھی اس کے متعلق بتایا ہے، لیکن انہوں نے بھی اس سے کلام کی اور کوئی فائدہ نہیں ہوا، اب وہ مجھ پر حمل کے علاج کا دباؤ ڈالتا رہتا ہے.

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے ہوگا، میں بہت تھك چكی ہوں، اور کچھ علم نہیں کہ کیا کروں، اگر میرے میکے والوں کا اس کا علم ہوگیا تو پھر طلاق یقینی ہے اور یہ بھی علم میں رہے کہ ہم کئی ایك عالم دین کے پاس بھی گئے ہیں، یہ سب متفق ہیں کہ کوئی ایسا ہے جس کی ہمیں نظر لگی ہے، لیکن ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا.

میں صراحت کے ساتھ کہتی ہوں کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں فحاشی کا ارتکاب نہ کر بیٹھوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں کہ مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، اور طلاق کی حالت میں میرے حقوق کیا ہونگے ؟

مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ یہ کیسے ہوگا، میں بہت تھك چكی ہوں، اور کچھ علم نہیں کہ کیا کروں، اگر میرے میکے والوں کا اس کا علم ہوگیا

تو پھر طلاق یقینی ہے اور یہ بھی علم میں رہے کہ ہم کئی ايك عالم دین کے پاس بھی گئے ہیں، یہ سب متفق ہیں کہ کوئی ایسا ہے جس کی ہمیں نظر لگی ہے، لیکن ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہوا.
میں صراحت کے ساتھ کہتی ہوں کہ مجھے خدشہ ہے کہ کہیں فحاشی کا ارتکاب نہ کر بیٹھوں، برائے مہربانی مجھے معلومات فراہم کریں کہ مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے، اور طلاق کی حالت میں میرے حقوق کیا ہونگے ؟

الحمد للہ:

اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند پر واجب کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے.
اللہ تعالی کا فرمان ہے:

{ اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو }النساء (١٩).

اور حسن معاشرت خاوند اور بیوی کے مابین مشترکہ حقوق میں شامل ہوتی ہے، اس لیے خاوند اور بیوی میں سے ہر ايك پر واجب ہے کہ وہ اپنے زندگی کے ساتھ کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرے.

اور پھر خاوند اور بیوی میں سے ہر ايك کے اپنے شریك حیات پر کچھ حقوق ہیں، خاوند اور بیوی کے ايك دوسرے پر حقوق کے متعلق ہم تفصیلی بحث سوال نمبر (١٠٦٨٠) کے جواب میں کر چکے ہیں آپ اس کا مطالعہ کریں.

بیوی کے اپنے خاوند پر جو حقوق ہیں ان میں یہ بھی شامل ہے کہ بیوی سے وطئ کر کے اسے عفت و عصمت فراہم کی جائے، یہ حق قدرت رکھنے والے خاوند پر واجب ہے، جمہور علماء کرام اسے واجب قرار دیتے ہیں.

الموسوعة الفقهية ميں درج ہے:
" بیوی کے خاوند پر حقوق میں یہ بھی شامل ہے کہ خاوند اپنی بیوی کی عفت و عصمت کے لیے اس سے وطئ کرے، جمہور فقھاء کرام - حنفیہ مالکیہ اور حنابلہ - کے ہاں خاوند کا بیوی سے وطئ کرنا واجب ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعة الفقهية (٣٠ / ١٢٧).

علماء کرام نے اس حد میں اختلاف کیا ہے کہ کتنے عرصہ میں خاوند پر بیوی کے ساتھ جماع کرنا واجب ہوگا، اس میں صحیح قول یہی ہے کہ بیوی کی حاجت و ضرورت اور خاوند کی استطاعت و طاقت کے تابع ہوگا.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

اگر کوئی مرد اپنی بیوی سے ایك یا دو ماہ تك ہم بستری نہ کرے تو کیا اسے کوئی گناہ ہوگا یا نہیں ؟

اور کیا خاوند سے اس کا مطالبہ کیا جائیگا ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:
" مرد پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی کے ساتھ اچھے طریقہ سے وطئ کرے، اور یہ بیوی کا خاوند پر تاکیدی حق ہے، بلکہ اسے کھلانے سے بھی زیادہ عظیم ہے، وطئ کے وجوب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ:

ہر چار ماہ میں ایك بار بیوی سے جماع کرنا واجب ہے اور ایك قول یہ ہے کہ بیوی کی ضرورت اور خاوند کی استطاعت و قدرت کے مطابق ہوگا، بالکل اسی طرح جس طرح اسے بقدر ضرورت اور حاجت اپنی استطاعت کے مطابق کھانا کھلاتا ہے، دونوں قولوں میں صحیح یہی قول ہے.

دیکھیں: مجموع الفتاوى (٣٢ / ٢٧١).

ہو سکتا ہے کہ آپ کے خاوند کو کوئی نفسیاتی یا پھر جسمانی بیماری لاحق ہوئی ہو جس کی بنا پر اسے جماع کرنے سے نفرت پیدا ہوگئی ہو، یا پھر خواہش جاتی رہی ہو، اور آپ کے پاس اس کے نہ ہونے کا یقین نہیں ہے، اور خاص کر جب آپ کہہ رہی ہیں کہ جن علماء نے آپ کے حالت کو جانا ہے وہ سب یہی کہتے ہیں کہ تمہیں کسی کی نظر لگی ہے.

اس لیے یہ کوئی بعید نہیں کہ نظر بد کی بنا پر ہی آپ کے خاوند میں یہ تبدیلی آئی ہو.

ڈاکٹر عبد اللہ بن سدحان حفظہ اللہ سے جو کہ شرعی دم کرنے کے ماہر ہیں، اور پی ایچ ڈی میں انہوں نے اسی موضوع پر کتاب بھی لکھی ہے " کیا نظر بد جسمانی یا مادی یا معاشرتی امراض کا باعث بنتی ہے " کسی نے درج ذیل سوال کیا:

تو انہوں نے جواب دیا:
جی ہاں، نظر بد بہت سارے اعضاء کے امراض کی عدم شفا کا باعث بنتی ہے، بلکہ اسے بڑھا دیتی ہے، اور اسی طرح مادی اور ازدواجی اور قطع رحمی کی مشکلات اور بہت سارے مصائب کا باعث بنتی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" میری امت کے اکثر لوگ اللہ کی قضاء کے بعد نظر بد سے مریں گے "

تو پھر موت سے کم تر مصائب میں تو نظر بد بالاولی لاحق ہوتی ہے.

ماخوذ از: مجلۃ الدعوۃ عدد نمبر (٢٠١٨) ١٥ شوال ١٤٢٦ ھ الموافق ١٧ نومبر ٢٠٠٥ میلادی.
نیك و صالح بیوی پر واجب ہے کہ وہ اس طرح کی حالت میں اپنے خاوند کا ساتھ دے اور اس کا پہلو بنے کیونکہ اسے اس وقت ایسے شخص کی ضرورت ہے جو اس کا ساتھ دے، اور اس کے علاج معالجہ میں اس کی معاونت کرے، حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے شفایابی نصیب کرے.

اور جو کچھ اسے ہوا ہے اگر اس کا سبب مادی حالات اور معاشرتی زندگی ہے تو آپ خوبصورتی و جمال اختیار کر کے اور اس سے محبت و مودت اور نرمی کر کے اس کا دل جیت سکتی ہیں، کیونکہ آپ ہی اس کا سکون ہیں، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی نے خاوند اور بیوی کے مابین مودت و الفت اور رحمت بنائی ہے جس کے ذریعہ خاوند کے دل کو جیتنا بہت ہی آسان ہے، اور حالات کے جس دباؤ کا وہ شکار ہے اس میں اس طرح کمی کی جاسکتی ہے.

اور آپ یہ بھی معلوم کر لیں کہ مرد عورت کی طرح نہیں ہے، کیونکہ عورت تو اپنے خاوند جنسی ضرورت ہر وقت اور ہر حالت میں پوری کر سکتی ہے، الا یہ کہ عورت بیمار ہو یا پھر حیض یا نفاس کی حالت میں.

لیکن مرد اس کی طاقت نہیں رکھتا کہ وہ عورت کی ہر وقت جنسی ضرورت پوری کرے، صرف اسی صورت میں پوری کر سکتا ہے جب وہ چست و اور طاقت رکھتا ہو، اور پھر اس میں جماع کرنے کی رغبت بھی پائی جائے.

اس لیے شریعت مطہرہ نے ایك سے زائد بیویوں والے شخص پر جماع میں عدل کرنا واجب نہیں کیا؛ کیونکہ یہ تو چستی اور رغبت اور قدرت کے تابع ہے، اسی لیے جماع سے انکار کرنے میں بیوی کے لیے وعید آئی ہے، لیکن مرد کے لیے نہیں.

رہا آپ کا یہ کہنا کہ: آپ فحاشی میں پڑنے کا خوف رکھتی ہیں، اس میں آپ سے گزارش ہے کہ آپ صبر و تحمل سے کام لیں، اور آپ اپنے خاوند کی معاونت کریں حتی کہ اللہ تعالی اسے شفایابی نصیب کرے، لیکن اگر آپ صبر نہیں کر سکتیں تو پھر آپ کو طلاق طلب کرنے کا حق ہے.

اور آپ کے خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنا علاج جلد کرائے اور اس میں اسے کوئی تردد نہیں کرنا چاہیے یا پھر علاج میں سستی و کاہلی نہ کرے، کیونکہ - آپ کی کلام کے مطابق - وہ اپنی بیوی کے حقوق میں کوتاہی کا

مرتکب ہو رہا ہے، اور بیوی کو عفت کا حق حاصل ہے، اور یہ عفت اسی صورت میں حاصل ہو سکتی ہے جب خاوند اس کی جنسی خواہش پوری کرے، لہذا اگر وہ اس کی قدرت اور طاقت رکھتا ہے تو اسے یہ حق پورا کرنا چاہیے، وگرنہ اسے طلاق دے کر اس کو اچھی طرح چھوڑ دے، اگر بیوی اپنے خاوند کے مرض پر صبر نہیں کر سکتی تو وہ طلاق دے دے.

سوال نمبر (۱۱۳۵۹) کے جواب میں ہم نظر بد سے بچنے کا طریقہ بیان کر چکے ہیں، اور اس کے علاج کا طریقہ بھی بیان ہوا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے.

واللہ اعلم.